إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ

تہمتِ وہابیت اور علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

"تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔"

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ

ناشر

مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۰۲۱۳-۴۹۳۵۴۹۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند
مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ
ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۲/۳۴۵ بہادرآباد کراچی

اسٹاکسٹ: **مکتبہ خلیلیہ**
دکان ۱۹، اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

دیگر ملنے کے پتے

کتب خانہ اشرفیہ .... اردو بازار، کراچی
زم زم پبلشرز .... اردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال، کراچی
اقبال بک سینٹر .... صدر، کراچی
دارالاشاعت .... اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ انعامیہ .... اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق .... شاہ فیصل کالونی، کراچی
مکتبہ رحمانیہ .... لاہور
ادارہ اسلامیات .... لاہور
مکتبہ قاسمیہ .... لاہور
مکتبہ حرمین .... لاہور
المیزان .... لاہور
مکتبہ حقانیہ .... ملتان
مکتبہ رشیدیہ .... کوئٹہ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پسند فرمودہ..... حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ	۸
۲	سببِ تالیف	۹
۳	واحسرتا	۱۰
۴	مخالفین کے متعلق علماءِ دیوبند کا طرزِ عمل	۱۵
۵	حنفی مذہب والوں کا خون حلال ہے	۲۲
٦	غیر منقسم ہندوستان میں مذہبی تاثر	۲۵
۷	محمد علی مونگیری کا خط مولوی احمد رضا خاں کے نام	۲٦
۸	فتنہ وہابیت	۲۷
۹	علمائے دیوبند کی طرف وہابیت کی نسبت کیوں کی گئی؟	۲۹
۱۰	مخالفین کی ایذاء برداشت کرنا انبیاء کی سنت ہے	۳۰
۱۱	شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا قول	۳٦
۱۲	وہابیوں کے عقائد	۳۷
۱۳	ایک پرلطف اور عجیب واقعہ	۴۱
۱۴	اہلِ حق کو وہابی کہنا محض بہتان ہے	۴۲
۱۵	نسبتِ وہابیت کی تکذیب	۴۲
۱٦	نسبتِ وہابیت کے دلچسپ واقعات	۴۵

حضرت مولانا محمود الحسن صاحب کے باکمال شاگرد تھے۔

شاہ نفیس الحسینی اپنی کتاب ''حکایت مہر و وفا'' میں لکھتے ہیں:

راقم نے ذاتی طور پر آپ کو وسیع المشرب پایا ہے۔ لاہور میں بارہا آپ کی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ فقیر دو مرتبہ مرولہ شریف ایک دو شب ان کی مہمانی کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ ستمبر ۱۹۶۸ء کو جب حاضری ہوئی تو حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی بھی ایک خاص جماعت کے ساتھ وہاں تشریف لائے ہوئے تھے صبح ناشتہ کے بعد کی مجلس کی یاد اب تک تازہ ہے اس میں اکابر علمائے دیوبند کا تذکرہ بھی ہوا۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کی کتاب ''تحذیر الناس'' کے بارے میں کسی عالم نے سوال کیا۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی نے حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ معترضین ان کی عبارت کو سمجھتے نہیں۔ میں علماء دیوبند کی تکفیر سے بری ہوں۔ پھر شیخ الاسلام حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری قدس سرہٗ کی تعریف میں ''نور الایضاح'' کا پورا واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح حضرت انور شاہ صاحب مصر تشریف لے گئے اور ایک کتب خانے میں ''نور الایضاح'' کا قلمی نسخہ مطالعہ کیا پھر یہاں ہندوستان آکر اپنے حافظے کی مدد سے اس کو من و عن نقل کر کے شائع کرا دیا پھر آپ نے فرمایا:

''مولانا انور شاہ صاحب کا حافظہ حضور نبی کریم ﷺ کا معجزہ تھا۔''

ایک مصر عالم مجلس میں آئے تو خواجہ صاحب نے ان سے پوچھا آپ نے حدیث کس سے پڑھی؟ انہوں نے کہا حضرت خلیل احمد سہارنپوری صاحب سے، پھر پوچھا آپ نے مولانا محمود الحسن صاحب کو بھی دیکھا تھا؟ پھر خود ہی فرمایا ''مولانا بہت بڑے محدث تھے۔''

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی نے اپنے استاد گرامی خواجہ معین الدین اجمیری کی علمی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''مولانا احمد رضا خاں کا عشق رسول ﷺ بجا مگر علم و فضل کے لحاظ سے اپنے استاد معین الدین اجمیری کے برابر نہیں سمجھتا۔

(حکایت مہر و وفا از نفیس الحسینی شاہ صاحب)

حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ:

(م: ۱۳۸۶ھ، 1966ء)

مفتی و امام مسجد فتح پوری دہلی آپ حضرت مولانا مفتی محمد مسعود خلیفہ ارشد قطب ربانی حضرت سید امام علی شاہ صاحب مکان شریف قدس سرہٗ (۱۲۸۲ھ) کے پوتے تھے۔

آپ کے صاحبزادے پروفیسر محمود مسعود احمد صاحب نے ''تذکرہ مظہر مسعود'' آپ کے حالات میں لکھا ہے، اس میں لکھتے ہیں:

اہل سنت والجماعت میں مختلف جماعتیں موجود ہیں مگر والد صاحب نے خود کو کبھی کسی جماعت سے وابستہ نہیں فرمایا۔ حضرت کا مسلک ''تائید حق'' تھا خواہ کسی جماعت میں ہو۔

دہلی کے مشہور عالم و فقیہ مفتی کفایت اللہ مرحوم اور حضرت کے درمیان بعض مسائل پر اختلاف رائے رہا مگر یہ اختلاف کبھی بنائے مخاصمت نہیں بنا جن کو اللہ علم دیتا ہے ان کو وسعت قلبی بھی عطا فرماتا ہے۔ یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے بڑے احترام سے اور محبت سے پیش آتے تھے۔ ایک مرتبہ مفتی کفایت اللہ صاحب والد صاحب سے ملنے گھر تشریف لائے۔ والد صاحب اس وقت چارپائی بن رہے تھے۔ حضرت مفتی صاحب بولے چارپائی بننا تو مجھے بھی آتا ہے یہ کہہ کر والد کے ساتھ چارپائی بننے لگے۔

(تذکرہ مظہر مسعود: صفحہ ۲۲۷)

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مفتی صاحب نے انتقال سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ امام صاحب (قبلہ والد صاحب) پڑھائیں اس سے کمال محبت و عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ تعلقات ان حضرات کے لیے سبق آموز ہیں جو خواہ مخواہ دل میں رنجشوں کو پال کر دل کو ویران کرتے ہیں۔ (تذکرہ: صفحہ ۳۳۱)

مولانا محمد الیاس مرحوم بانی تبلیغی جماعت کا مرکز بستی نظام الدین میں تھا حضرت قبلہ والد صاحب جب ادھر جاتے تو مولانا کے ہاں بھی تشریف لے جاتے خصوصاً علالت کے زمانے میں عیادت کے لیے ضرور تشریف لے جاتے تھے۔ (صفحہ ۳۶۳)

حضرت مفتی محمد مظہر اللہ صاحب نے اپنے صاحبزادوں کو مدرسہ فتح پوری ہی میں دیوبند کے اساتذہ سے تعلیم دلائی اور آپ کے ایک پوتے داماد قاری رضوان اللہ صاحب نے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری پر اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ کر علی گڑھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ (صفحہ ۴۸۱)

''اتقاء المحال فی رؤیۃ الہلال'' (مطبوعہ دہلی: ۱۹۵۰) میں حضرت مفتی مظہر اللہ صاحب نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت رشید احمد گنگوہی سے استدلال کیا ہے فرماتے ہیں:

''اور مولانا گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو معتبر مانا ہے۔'' (صفحہ ۵۰۳)

اس رسالے کے آخر میں مرحوم نے بڑی دلسوزی سے مسلمانوں کو وصیت فرمائی ہے کہ وہ ان لوگوں کی پیروی کریں جو سلف کے راستے پر گامزن ہیں۔ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ تو

تشریف لے جا چکے اب فقیر بھی اپنی عمر پوری کر چکا ہے آج نہیں کل اپنے مولیٰ کے حضور میں حاضر ہو جائے گا۔ اس لیے تمہیں وصیت کرتا ہے کہ تم ایسے امور میں ان علماء کی پیروی کرو جو مجتہدانہ روش پر نہیں جا رہے بلکہ سلف صالحین کی پیروی کرتے ہیں۔ (صفحہ ۵۰۶)

حضرت مفتی مظہر اللہ صاحب کی بیعت حضرت سید صادق علی شاہ صاحب فرزند و جانشین قطب ربانی حضرت امام علی شاہ مکان شریف سے تھی لیکن خلافت حضرت مولانا رکن الدین صاحب الوری رحمۃ اللہ علیہ سے پائی تھی۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری:

(م:۱۳۸۱ھ، 1966ء)

آپ حضرت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد نے آپ کو مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا اور وہیں سے آپ فارغ التحصیل ہوئے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہم قارئین کی دستار بندی اس سال حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کے دست مبارک سے ہوئی تھی۔

آپ نے علی پور میں دینی مدرسہ قائم کیا ہوا تھا۔ طالب علموں کو خود بھی کتابیں پڑھاتے تھے اور دورہ حدیث شریف کے لیے طالب علموں کو دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور جانے کی تلقین فرماتے تھے۔

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی:

سجادہ نشین سیال شریف (م:۱۴۰۱ھ، 1981ء)

قطب العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی خلیفہ ارشد حضرت سلیمان تونسوی